سوال

(10) احتلام زدہ کپڑے کہاں تک دھوئے جائیں؟ آیا صرف دھونے سے نماز ہوجائے گی؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر آدمی ایک مقام سے دوسرے مقام یعنی اپنے کسی عزیز رشتے دار کے گھر جاتا ہے اور اس کے جسم پر کپڑوں کا ایک ہی جوڑا ہو جو کہ اس نے پہنا ہوا ہے اور دو یوم قیام کرنا ہے اور نماز بھی لازمی پڑھنی ہے۔ رات اس کو احتلام ہوجاتا ہے جب کہ اس کے پاس مزید کپڑے نہیں ہیں اور کپڑے مانگنے سے بھی شرمندگی محسوس کرتا ہے۔ ایسی حالت میں وہ کیا کرے گا؟ کیا انہی کپڑوں کو جہاں نجاست لگی ہوئی ہے دھوئے گا؟ اور کتنا دھوئے گا؟ آیا کہ دھونے سے نماز ہوجائے گی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ایسے شخص کو چاہیے کہ مَنی تَر ہونے کی صورت میں اس مقام کو دھو ڈالے۔ اور خشکی کی صورت میں اس کو کپڑے سے کھرچ لے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں مَنی کو رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے دھو ڈالتی تھی اور آپ ﷺ (اس کپڑے میں) نماز پڑھنے تشریف لے جاتے تھے، اور دھونے کا نشان کپڑے پر ہوتا تھا۔ صحیح البخاری، بابُ غَسلِ المَنِیّ وفَرکِہ، وَغَسلِ مَا یُصِیبُ مِنَ المَرأَةِ، رقم: ۲۳۰، صحیح مسلم، بابُ حُکمِ المَنِیِّ، رقم: ۲۸۹

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ: صفحہ: 88

محدث فتویٰ